ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں :

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحـ کے مکتوبات

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃاللہ علیہ (م ۱۰۵۲ ھ) کے ۶۸ فارسی مکتوبات محفوظ ہیں اور اُن کا اردو ترجمہ بھی ہوچکا ہے۔ یہاں چند مکتوبات کے اقتباسات، موجودہ دور کے بعض مسائل کی توضیح کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔

حضرت شیخ رحـ کے ابتدائی سات مکتوبات اُن کے شیخ خواجہ باقی باللہ قدس سرہ (م ۱۰۱۲ ھ) کے نام ہیں۔ پھر چار مکتوبات شیخ عبداللہ نیازی ۱ (م سنہ ۱۰۰۰ ھ) کے نام ہیں۔ عبدالرحیم خان خانان (م سنہ ۱۰۳۶ ھ) کے نام پانچ، نواب فرید مرتضیٰ خان (م سنہ ۱۰۲۵ ھ) کے نام گیارہ، اللہ بندہ کے نام پانچ، شاہ ابوالمعالی

۱۔ شیخ عبداللہ نیازی اور شیخ علائی سے سید محمد جونپوری کو بہت تقویت پہنچی تھی۔ شیخ عبداللہ سنہ ۹۵۵ ھ میں ہندوستان سے بھاگ گئے تھے، پھر واپس آکر مہدویت سے تائب ہوئے۔ انھوں نے ملا عبدالقادر بدایونی کے سامنے ایک مغل کو پیش کیا جس نے گواہی دی کہ میں سید محمد جونپوری کی وفات کے وقت فراہ میں موجود تھا، اور یہ کہ انھوں نے اُس وقت مہدویت کے دعوے سے رجوع کرلیا تھا (تاریخ بدایونی۔ جلد ۳۔ صفحہ ۶۲-۶۰)۔

(م سنہ ۱۰۲۴ھ کے نام آٹھ، اور خود حضرت شیخ رح کے صاحبزادے شیخ نورالحق رح (م سنہ ۱۰۷۳ھ) کے نام چوبیس مکتوبات ھیں۔ فیضی (م سنہ ۱۰۰۴ھ) اور شیخ اسماعیل کے نام ایک ایک مکتوب ھے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سے حضرت شیخ رح نے حرمین شریفین کے واپسی کے بعد بیعت کی تھی۔ آن کے نام سات مکتوبات ھیں۔ پہلے مکتوب میں سورۃ المائدہ (۱۰۵) کی آیت کی تشریح ھے: یاایھاالذین' امنوا علیکم انفسکم... (یعنی اے ایمان والو، تم صرف اپنی فکر کرو)۔ حضرت شیخ رح نے اس آیت کے سلسلے میں لکھا ھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (یہ حکم اس زمانے کے لیے ھے) جب تم بخل و حرص کو لوگوں کا پیشوا (دیکھو) اور خواھشات کا مکمل اتباع اور ھر شخص کو اپنی رائے میں پھولا ھوا دیکھو تو اس وقت تم صرف اپنی فکر کرو— اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ صحفِ ابراھیم علیہ السلام میں لکھا ھے کہ ”عقلمند پر لازم ھے کہ وہ اپنے زمانے کو جاننے والا اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنے والا اور اپنی حالت پر توجہ دینے والا ھو اور عقلمند پر ضروری ھے کہ اس کے اوقات چار حصوں میں تقسیم ھوں (۱) وہ وقت جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے (۲) وہ وقت جس میں وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرے (۳) وہ وقت جس میں وہ اپنے ایسے بھی خواھوں سے ملاقات کرے جو اسے اس کے عیوب بتائیں اور اللہ کے راستے کی طرف رھنمائی کریں اور (۴) وہ وقت جس میں وہ اپنے نفس کو اس کی جائز اور مباح خواھشوں کو پوری کرنے کے لیے چھوڑ دے۔

فقیر سید وحیدالدین نے روزگار فقیر (حصہ اول) میں اسی آیت (سورۃ المائدہ) کے سلسلے میں علامہ اقبال سے متعلق ایک واقعہ لکھا

ھے کہ ایک دن پروفیسر یوسف سلیم چشتی نے علامہ سے براہِ راست یہ سوال کیا "آپ کے فلسفہٗ خودی کا مأخذ کیا ھے؟ اور چونکہ آپ نے فرمایا ھے کہ خودی کا فلسفہ صوفیائے کرام اور قرآنِ کریم سے مأخوذ ھے۔ اس لیے میں نے خاص طور پر یہ بات آپ سے پوچھی ھے۔ علامہ نے فرمایا، "ھاں، یہ آیت، استحکامِ خودی پر دال ھے:
یا ایھاالذین اٰمنوا علیکم انفسکم . . ."

پانچویں مکتوب میں حضرت باقی باللہ قدس سترہ کی فرمائش پر احمد بن ابراھیم واسطی حضرمی رح کے عربی رسالے فقر محمدی کا فارسی ترجمہ (ملخصاً) ھے جس کا مضمون یہ ھے کہ توسل و توجہ اور استمداد و ارادت صرف بارگاہِ نبوت سے ھونا چاھیے اور بدعت کے طریقوں سے بچنا چاھیے۔

اس رسالے میں اور پھر چھٹے مکتوب میں مسئلہٗ سماع کے متعلق مفصل بحث ھے اور ایک حدیث کا ذکر ھے کہ "سب سے پہلے نوحہ اور سب سے پہلے گانا ابلیس نے کیا ھے۔" (موجودہ دور میں ان دونوں چیزوں کا زیادہ رواج ھے، اس لیے تفصیلی بحث اس مکتوب میں دیکھی جاسکتی ھے)۔

گمراھی اور شریعت سے دوری آج کل عام ھے، حضرت شیخ رح اپنے مکتوب ۱۶ میں لکھتے ھیں کہ "گمراہ ھونے کا سب سے بڑا سبب بے صبری اور عدم استقلال اور حکومتِ وقت جو اسلامی اصولوں کے خلاف ھو اس کے شر و فساد میں مبتلا ھوجانا ھے۔ مگر جب انسان، خداوندِ کریم پر کامل یقین اور بھروسا کر لیتا ھے تو یہ لوگ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ میری کیفیت یہ ھے کہ حجاز کے سفر سے واپس آکر (یعنی ۱۰۰۰ھ سے) تقریباً پچیس برس سے اس شہر (دھلی) میں موجود ھوں، بحمداللہ ان لوگوں کے

شر و فساد سے محض خداوند کریم کے فضل و کرم سے محفوظ و مامون ہوں . . ." -۱ (موجودہ دور کے شر و فساد سے محفوظ رہنے کے لیے کتنی اچھی نصیحت ہے -)

حضرت شیخ رح نے مکتوب نمبر ۱۹ اور مکتوب نمبر ۳۳ میں لوگوں کی خامیوں کو نظر انداز کرنے پر زور دیا ہے - مکتوب ۳۳ میں ایک مسلمان کے دوسرے پر جو حقوق ہیں اُن کے ذیل میں فرماتے ہیں :

"اور جو شخص خود کو مسلمان کہتا ہے اُس پر مسلمانی کو اپنانا اور اُس پر عمل کرنا لازمی ہے اور جو اسلام کے راستے پر چلتا ہے اُس کے اندر اگر ہزار عیب بھی ہوں تو بھی چشم پوشی سے کام لیا جائے اور اُس کی عزت و احترام کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے - اس کی عزت، حقیقت میں اسلام کی عزت ہے . . ." حضرت شیخ رح کے اس مسلک اور مذہب کی رواداری کو پیش نظر رکھتے ہوئے سمجھا جا سکتا ہے کہ انھوں نے فیضی اور اُس کی جماعت کو کیوں برا کہا - ۲

---

۱ - مکتوب نمبر ۱۲ میں آپ لکھتے ہیں کہ "یہ فقیر اس شہر (دھلی) میں گم نامی کی زندگی بسر کر رہا ہے - اوّل تو لوگ مجھے جانتے نہیں اور جو جانتے ہیں وہ اچھا نہیں سمجھتے..."-

۲ - فیضی (م سنہ ۱۰۰۴ ھ) سے متعلق حضرت شیخ رح نے فرمایا تھا کہ "زبانِ اہلِ دین و ملتِ جنابِ نبوت را از بردّن نام وے و نام جماعت شوم وے باک است" اُس کے بھائی ابوالفضل (م سنہ ۱۰۱۱ ھ) کا تعلق بھی اسی جماعت سے تھا- ڈاکٹر ظہورالدین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۶ پر)

رسالۂ فقر محمدی (مکتوب نمبر ۵) کا ذکر آچکا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ سے رشتہ مضبوط کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بتایا ہے کہ (بقول ابو العباس حضرمی رح) "تم ہمیشہ ذکر میں مشغول رہو اور درود شریف کی کثرت رکھو؛ کیونکہ جب کسی کو شیخ مرشد نہ مل سکے تو درود شریف، اللہ تک پہنچانے کا ایک زینہ ہے"۔ رسالۂ فقر محمدی میں یہ بات تفصیل سے ہے اور مکتوب ۲۸ میں بھی ہے۔[۱]

آج کل حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کو حاضر و ناظر کہا جا رہا ہے اور دلیل یہ دی جارہی ہے کہ تشہد میں ایہاالنبی پڑھا جاتا ہے۔ حضرت شیخ رح کے زمانے میں بھی اسی طرح کا عقیدہ ظاہر ہوا تھا۔ مکتوب نمبر ۳۸ میں التحیات للہ اور والصلوات والطیبات کی تشریح کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ:

السلام علیک ایہاالنبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ (سلامتی ہو تجھ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت)۔ اگر کوئی سوال کرے کہ اس جگہ خطاب تو حاضر کے صیغے سے ہے اور نبی علیہ الصلواۃ و السلام حاضر نہیں، تو پھر اس کا مطلب کیا ہوگا؟۔ جواب: اعتراض کا

(صفحہ ۱۷۵ کا بقیہ حاشیہ)

نے اپنی کتاب "ابوالفضل" (صفحہ ۸۲) میں اس کے ایک رقعے کا ذکر کیا ہے جس میں اس نے اپنے مکتوب الیہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لیے دعاء کی ہے لیکن صرف اس رقعے سے جو فیضی کے انتقال (سنہ ۱۰۰۴ھ) کے زمانے میں لکھا گیا، یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے مکتوب الیہ کو خوش کرنے یا اسے بے وقوف بنانے کے لیے لکھا ہو گا۔ سر سید نے بھی خط نمبر ۱۳۹ میں ایسا ہی کہا تھا۔

۱ - اس موضوع پر حضرت مجدد رح کا مکتوب ۲/۷۵ دیکھیں۔

یہ ہے کہ اصل میں ورود اس کلمے کا، شب معراج میں ہوا ہے۔ اس وقت نبی علیہ‌الصلوٰۃ والسلام کے لیے اللہ‌تعالیٰ نے صیغۂ حاضر سے خطاب فرمایا تھا۔ انھی الفاظ کو بعینہٖ رکھا گیا اور مراد خطاب سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حاضر ہونا نہیں۔ اسی اشکال کی وجہ سے بعض صحابۂ کرام رض نے نبی علیہ‌الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے بعد ان الفاظ کو ترک کر دیا تھا۔ مگر جب صحیح وجہ سمجھ میں آگئی تو انھی الفاظ کو مناسب سمجھا گیا۔۔۔ (آگے چل کر تشہد کے دوسرے کلمات اور درودِ ابراہیمی وغیرہ کی تشریح فرمائی ہے۔

اسی کے ساتھ مکتوب نمبر ۹ میں الدین نصیحۃ کے ذیل میں نصیحت للہ کے بعد نصیحت لرسول‌اللہ کی تشریح دیکھنے کے قابل ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

نصیحت لرسول‌اللہ کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی‌اللہ علیہ وسلم کا ادب و تعظیم اور محبت و اطاعت کا ہونا، آپ ص کو اور تمام انبیائے کرام ع کو ہر اس عیب و نقص سے پاک سمجھنا جو شان نبوت و رسالت کے خلاف ہو۔ آپ ص کے ادب و احترام کا ضابطہ یہ ہے کہ مرتبۂ الوہیت اور صفات خداوندی کے علاوہ تمام مناقب و کمالات آپ ص کے لیے ثابت ہیں:

معنواں اورا خدا از بہرِ امرِ شرع و حفظ دین
دگر ہر وصف کش می خواہی اندر مدحش املا کن

تمام صوری و معنوی کمالات "عبدہ و رسولہ" میں داخل ہیں عبودیت خاصہ آپ کے ساتھ مخصوص ہے کہ آپ ص کے علاوہ بندۂ حقیقی کوئی نہیں ہو سکتا۔ خدا خدا ہے اور آپ ص بندے ہیں۔ دوسرے تمام

بندے آپ صہ ھی کے طفیلی ھیں۔ اور عبادات و عادات و اعتقادات میں آپ صہ کی سنت کی اتباع لازم ھے، کیونکہ جو کچھ بھی آپ صہ کی سنت کے خلاف ھے وہ باطل ھے۔ اور وہ تمام ایجاد کردہ اور ایجاد کی جانے والی چیزیں جن سے سنت میں تغیر و مخالفت لازم آتی ھو ضلالت و قابل رد ھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ ”جو شخص ھمارے دین میں ایسی بات ایجاد کرے جو اس میں نہیں ھے وہ مردود ھے“۔ اور فرمایا۔ ”ھر نئی چیز بدعت ھے اور ھر بدعت گمراھی ھے۔ صوفیہ کا قول ھے کہ جو دل گرفتار بدعت ھے اس میں ھرگز نور ولایت داخل نہیں ھو سکتا۔“

حضرت شیخ کے تمام مکتوبات : شعریعت، طریقت، معرفت اور حب ِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ترغیب و تحریص، کے لیے ھیں اور ان میں بکثرت ایسے نکات ھیں جو ھماری فلاح و اصلاح کے لیے بے حد مفید ھیں۔ انھوں نے اپنے صاحزادے شیخ نورالحق کے نام جو مکتوبات تحریر فرمائے تھے اُن میں سے چند اقتباسات یہ ھیں :

”جب انسان، خداوند کریم کی ذات پر اپنی تمام توجہات کو مرکوز کرتا ھے تو وہ اندھیروں سے نکل کر اجالے، اور پستی سے نکل کر علو اور بلندی کی منازل کو طے کرتا ھے۔“ (۳۹)

کوئی چیز، مداومت اور استقلال سے زیادہ موثر نہیں۔ اس چیز کو مضبوطی سے پکڑلو، پھر سب سستی اور کاھلی ھباءً منثوراً ھو جائےگی“ (۴۰)

”شرح صدر کے اسباب یہ ھیں:۔ نور ایمان، نور توحید، نور علم، نور محبت، نور ذکر، نور احسان، نور شجاعت، نور طہارت قلب۔ اور ان سب صفات کا مجموعہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذاتِ ستودہ صفات ہے" (۴۱) "اگر بندہ، اللہ تعالیٰ سے اُس کی ذات کے علاوہ کسی اور چیز کو لے کر اُسی پر۔ اکتفاء کر لیتا ہے تو وہ اُس شخص کی نسبت خسارے میں ہے جس نے اللہ سے اللہ کی ذات اور اُس کی رضا کا مطالبہ کیا" (۴۲)

"اخص الاخص لوگوں کے نزدیک عافیت، سکونِ قلب اور تعلق مع اللہ کا نام ہے" (۴۳)

"نفس کو چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ اُس کی صفات کو چھوڑ دیا جائے جو بغض، عداوت، ریا، کینہ، حسد، ناز و نخوت وغیرہ ہیں۔۱ ... فنائے نفس کا یہ مطلب ہے، نہ وہ جیسا آج کل بے دین لوگ کہتے ہیں کہ ہم اوست اور اُس پر طرہ یہ کہ اُس کا نام توحید رکھتے ہیں اور شریعت کے اوامر و نواہی کا ذرّہ برابر خیال نہیں کرتے ... یہ فنائے نفس نہیں بلکہ اتباعِ نفس ہے" (۴۵)

مکتوب نمبر ٦٦ میں حضرت شیخ رحمہ نے متّر نصیحتیں لکھی ہیں جو ہر شخص کے لیے ہر زمانے میں مفید ہیں :-

(۱) اے عزیز، اللہ کے بغیر کسی پر اعتماد نہ کر، تاکہ پشیمان نہ ہو (۲) اللہ سے غافل نہ ہو، ورنہ شیطان مسلط ہوجائے گا، (۳) غرور نہ کر، تاکہ ھلاک نہ ہوسکے۔ (۴) دل کو غیراللہ کے خیال اور محبت سے خالی کر، تاکہ آرام پاسکے۔ (۵) اللہ کے کاموں میں لگ جا، تاکہ اللہ تیرے کام سنوارے۔ (۶) دنیا کے کاموں میں معمولی اہتمام کر؛ جو تیرے لیے کافی ہو۔ (۷) کسی

۱۔ مکتوب نمبر ٦۲ میں ہے کہ " درویشی تو خاکساری، عاجزی، تواضع، انکساری اور اپنے کو برباد کر دینے کا نام ہے، نہ جنگ و جدل کا نام درویشی ہے"۔

کے عیب نہ دیکھ، تاکہ تو اُس عیب میں مبتلا نہ ہو۔ (۸) سختیوں میں صبر کر، تاکہ فراخی دیکھے۔ (۹) تمام سے ناامید نہ ہو، تاکہ تیری امید پوری ہوجائے۔ (۱۰) ریا نہ کر، تاکہ اخلاص پائے۔ (۱۱) ہر کام کو خلوص نیت سے کر، تاکہ فی‌الفور اس کی جزاء پائے۔ (۱۲) دنیا کی خواہش نہ کر، تاکہ تیری دولت تباہ نہ ہو۔ (۱۳) قناعت کر، تاکہ محنت سے چھوٹ جائے۔ (۱۴) کسی کو تکلیف نہ دے، تاکہ تجھے کوئی تکلیف نہ دے۔ (۱۵) کسی سے کینہ نہ کر، تاکہ تجھ سے لوگ نفرت نہ کریں۔ (۱۶) کسی کو حقارت سے نہ دیکھ، تاکہ تجھے لوگ حقارت سے نہ دیکھیں۔ (۱۷) دنیا کی طرف سے غمگین نہ ہو، تاکہ غم سے نجات پائے۔ (۱۸) تمام سے جدائی اختیار کر کے خدا سے محبت کر۔ (۱۹) کل کے کام پر غمگین ہو کر امیدوں کو خراب نہ کر۔ (۲۰) موت کو ہمیشہ یاد رکھ تاکہ تیرا دل دنیا سے بیزار نہ رہے۔ (۲۱) گناہوں کو ترک کر کے حلال کی نعمت کا متمنی بن۔ (۲۲) کسی پر توقع نہ رکھ تاکہ باعزت رہے۔ (۲۳) عاجزی کر کے بزرگی تک رسائی حاصل کر۔ (۲۴) اللہ کا شکر گذار بندہ بن کر دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہوجا۔ (۲۵) بےخوف نہ رہ اگر امان چاہیے۔ (۲۶) ساتھ حق کے ہمیشہ رہ اگر دولت جاودانی چاہیے۔ (۲۷) بزرگوں کی خدمت کر کے بزرگی کے مرحلے طے کر۔ (۲۸) صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دے اگر عافیت چاہیے۔ (۲۹) اگر دولت چاہیے تو دل والوں کا دامن پکڑ۔ (۳۰) اگر منزل تک بغیر تھکاوٹ کے پہنچنا چاہتا ہے تو آہستہ آہستہ چل۔ (۳۱) دنیا والوں سے پرہیز کر تاکہ تیرا دل سیاہ نہ ہو جائے۔ (۳۲) ہمت کر، ہمت سے نعمت بڑھتی ہے۔ (۳۳) حرص سے بچ تاکہ ذلیل نہ ہووے۔ (۳۴) اگر قیمتی ہونا چاہتا ہے تو اپنے کردار کو قیمتی نہ سمجھ۔

(۳۵) اگر معرفت رکھتا ہے تو کسی کے عیب مت دیکھ۔ (۳۶) کسی چیز کے فکر میں نہ رہ اگر آزادی چاہیے۔ (۳۷) مسکین بن تاکہ مقبول ہووے۔ (۳۸) کام کو اخلاص سے کر تاکہ آخر کار پشیمان نہ ہووے۔ (۳۹) جب تو فارغ ہووے تو دوسروں کے کام کر۔ (۴۰) تمام کے ساتھ نرمی کر اگر دشمنوں سے نجات چاہیے۔ (۴۱) غریبوں پر رحم کر تاکہ کامیاب ہووے۔ (۴۲) کام کو سوچ سمجھ کے کر تاکہ اس میں عجلت کرنے سے شیطان کو راستہ نہ ملے۔ (۴۳) سختی کو ترک کردے تاکہ تیرے تمام دشمن نہ ہوں۔ (۴۵) اللہ کو یاد کر تاکہ تیرا دل ویران نہ ہووے۔ (۴۶) دنیا کی طرف مت دیکھ تاکہ اندھا نہ ہووے۔ (۴۷) اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کر کے عاصی نہ ہو۔ (۴۸) ہر ایک کے ساتھ مت بیٹھ تاکہ تباہی سے بچ جاوے۔ (۴۹) اگر لذت کا طالب ہے تو لذت کو ترک کردے۔ (۵۰) انصاف کر اور ظالم نہ بن۔ (۵۱) اور کام وہ کر جس کو اللہ پسند کرے۔ (۵۲) بیہودہ فکر کو دل سے دور کر تاکہ پریشان نہ ہووے۔ (۵۳) دوستی وہ بہتر ہے جو خدا کے لیے ہووے۔ (۵۴) اپنا کام کسی کو مت کہہ اگر عزیز بننا چاہے۔ (۵۵) طمع کو دل سے نکال دے اگر محتاج نہیں ہونا چاہتا۔ (۵۶) کسی کی بے سوچے سمجھے تعریف نہ کر، ہو سکتا ہے کہ وہ تیری تعریف کے خلاف ہو، اس لیے کہ تونے اس کا انجام دیکھے بغیر اس کی تعریف کردی ہے۔ (۵۷) اپنی حاجتیں اللہ سے مانگ۔ (۵۸) اگر ہدایت پانا چاہتا ہے تو تمام اوقات اللہ کی یاد میں صرف کردے۔ (۵۹) اگر تو غیرت مند ہے تو بیگانوں کو گھر میں نہ گھسنے دے۔ (۶۰) شب بیدار رہ اگر محبت کی بو چاہیے۔ (۶۱) نفس کو اپنے کام میں لگا، تاکہ وہ تجھے اپنے کام میں نہ ڈال دے۔ (۶۲) اگر عیبوں کا

مشاہدہ کرنا چاہتا ہو تو لوگوں کے عیبوں سے چشم پوشی کر۔ (٦٣) خاموش رہ۔ (٦٤) اپنے کام کو پوشیدہ رکھ اگر اسے قیمتی بنانا ہو۔ (٦٥) اللہ کے دوستوں سے دوستی کر، تاکہ آخرت میں فائدہ اٹھائے۔ (٦٦) کسی چیز کے ساتھ قرار نہ پکڑ، اگر محبت رکھتا ہو۔ (٦٧) اگر تو نفع و نقصان کو نہیں جانتا تو پریشان نہ ہو (اللہ تعالیٰ کے سپرد کر)۔ (٦٨) خود کو ایک چھوٹا سا قطرہ سمجھ، اگرچہ تو دریا کی مانند ہی کیوں نہ ہو۔ (٦٩) گداگروں کے ساتھ رہ اگرچہ تو بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔ (٧٠) خود پسند نہ ہو، اگر پسندیدہ ہونا چاہے۔

حضرت شیخ رح کے یہ اقوال ہر زمانے اور ہر معاشرے کے لیے مفید ہیں اور اصلاحِ نفس کے لیے بےحد ضروری ہیں۔

ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفّر عنا سیّئاتنا و توفّنا مع الابرار (آمین)۔